Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۴ ہفتہ ۲۷- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۳- نبوت ۱۳۷۲ھش ۱۳- نومبر ۱۹۹۳ء

عربی سیکھیں

میں یہ بھی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں (کلام الٰہی) کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ (کلام الٰہی) کا پڑھنا جب کہ ہر "فرمانبردار" کا فرض ہے تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھودی جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی طرح قبور کے ساتھ جو تعلق ارواح کا ہوتا ہے۔ یہ ایک صداقت تو ہے، مگر اس کا پتہ دینا اس آنکھ کا کام نہیں۔ یہ کشفی آنکھ کا کام ہے کہ وہ دکھلاتی ہے۔ اگر محض عقل سے اس کا پتہ لگانا چاہو تو کوئی عقل کا پتلا اتنا ہی بتلائے کہ روح کا وجود بھی ہے یا نہیں؟ ہزار اختلاف اس مسئلہ پر موجود ہیں اور ہزارہا فلاسفر دہریہ مزاج موجود ہیں جو منکر ہیں۔ اگر نری عقل کا یہ کام تھا، تو پھر اختلاف کا کیا کام؟ کیونکہ جب آنکھ کا کام دیکھنا ہے، تو میں نہیں کہہ سکتا کہ زید کی آنکھ تو سفید چیز کو دیکھے اور بکر کی ویسی ہی آنکھ اس سفید چیز کا ذائقہ بتلائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ نری عقل روح کا وجود بھی یقینی طور پر نہیں بتلا سکتی، چہ جائیکہ اس کی کیفیت اور تعلقات کا علم پیدا کر سکے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۰)

اعلان نکاح

صاحبزادی محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بیگم میاں عبدالرحیم احمد صاحب رقم فرماتی ہیں۔

ہماری نواسی اور برادرم محترم مولوی عبدالباقی صاحب کی پوتی عزیزہ امتہ المجیب زونا بنت عزیزم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم احمد کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم ڈاکٹر قیصر امیر احمد ابن برادرم مکرم میجر شیر احمد صاحب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن میں فرمایا۔

عزیزم مکرم قیصر امیر احمد حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی پوتی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی عزیزہ صاحبزادی انیسہ فوزیہ کے صاحبزادے ہیں۔ اور عزیزہ امتہ المجیب زونا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی نواسی اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی پڑنواسی عزیزہ امتہ النور نوشی کی بیٹی ہیں۔

میں اپنے تمام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے خصوصی دعا کریں اور یہ کہ ان دونوں اور ان کی نسلوں کو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضور اقدس نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں۔

خدائے رحمان کے جلوؤں میں کبھی کوئی فرق نہیں آسکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان جب مادی اشیاء سے کام لیتا ہے تو بسا اوقات وہ شیطان کے دھوکے میں آجاتا ہے مثلاً ایک شخص ہے جسے تجارت کا بڑا ڈھنگ آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ جس چیز کو ہاتھ میں لے لیتا ہے اسے سونا بنا دیتا ہے چنانچہ وہ تجارت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ بڑا نفع کماتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عقل و فراست اور تاجرانہ ذہنیت عطا فرمائی ہے۔ جس کی بدولت وہ دولت جمع کر لیتا ہے تو پھر اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو نے جو دولت کمائی ہے یہ تو محض تیری عقل اور سمجھ کا نتیجہ ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ضائع نہ کرنا۔ گویا شیطان اسے بخل سے کام لینے کی ترغیب دیتا ہے ایسے موقع پر اگر وہ صاحب ایمان بندہ ہے اور سمجھ دار ہے تو وہ شیطان کو دھتکار دے گا کیونکہ خدا کی یہ آواز اس کے کان میں پڑتی ہے کہ یہ اللہ کا مال ہے۔ اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے میں نے کمایا ہے۔ یہ مال حلال اس کی ہدایت کے مطابق خرچ ہو گا۔ اور اس میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی کیونکہ یہ عالمین بھی اسی طرح موجود ہے۔ انسانی قوتیں اور طاقتیں بھی اسی طرح موجود ہیں جس طرح پہلے تھیں اور اللہ تعالیٰ بھی موجود ہے اس کی رحمانیت کے جلوؤں میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ انسانی کوششیں ناکام ہو سکتی ہیں مگر خدائے رحمان کے جلوؤں میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ چنانچہ خدائے رحمان اپنے بندہ سے کہتا ہے کہ اگر تم میرے بن جاؤ تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں ناکام نہیں ہونے دوں گا۔ میں تمہیں ہر دکھ سے بچاؤں گا اور ہر نعمت عطا کروں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم میرے بندے بن جاؤ اور میری ہدایت پر کاربند ہو جاؤ۔ لیکن شیطان بھی تاک میں ہوتا ہے وہ اس کے کان میں ڈالتا ہے کہ تم نے ایک دفعہ دولت کما لی۔ تمہارا داؤ لگ گیا ممکن ہے یہ دولت پھر تمہارے ہاتھ میں نہ آئے اس لئے تم اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

(از خطبہ ۸/ ستمبر ۱۹۷۲ء)

اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں ملازمت کے خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں ۲۰- نومبر تک زیر دستخطی کو پہنچا دیں۔

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

تقریب شادی

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں۔

کہ مکرم عبدالحی صاحب ابن مکرم عبدالمجید خان صاحب کی شادی مورخہ ۲۱-

باقی ص ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳ / نبوت ۱۳۷۲ ہش — ۱۳ / نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے

وعدہ تو کسی سے بھی کیا جائے اسے پورا کرنا چاہئے۔ وعدہ پورا نہ کر کے اپنا اعتماد کھونے والی بات ہے۔ اور دوسروں کو ذہنی کوفت اور ان کے ضیاع وقت والی بات ہے۔ اور صرف یہی کچھ نہیں اس سے بھی زیادہ نقصانات کا احتمال ہو سکتا ہے۔ پس وعدہ کر کے پورا کرنا چاہئے۔

اگر انسانوں کے ساتھ یہ بات ہے تو خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو ضرور بالضرور پورا کرنا چاہئے۔ انسانوں کے سلسلہ میں تو نقصان دونو طرف ہو سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو پورا نہ کر کے تو صرف اور صرف اپنا ہی نقصان کرنے والی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا اس پر تو اس بات کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا کہ انسان اس سے وعدہ کر کے پورا کرتا ہے یا نہیں یہ وعدہ انسان اپنے لئے کرتا ہے اور وعدہ پورا نہ کر کے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک نقصان جس کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے توجہ دلائی ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی اور اس کے فضلوں کے تم وارث ہو گے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات خدا تعالیٰ سے کچھ وعدہ کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفاء نہیں کرتا۔ ایسا شخص منافق ہوتا ہے۔"

نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو وفا نہ کرنے سے انسان اس کے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ اس پر منافق ہونے کی بھی مُہر لگ جاتی ہے۔ پس ہر شخص کو اس بات کا خیال رکھنا لازم ہے کہ خدا تعالیٰ سے کئے گئے ہر وعدہ کو اپنی پوری استطاعت کے ساتھ ایفاء کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میں "واحد متکلم" ہوں اور "میں" ہے مری پہچان
لوگو تم تو عقل کُل ہو اور میں ہوں نادان
تم کیا جانو، تم کیا سمجھو، رسوائی کا لطف
میری ناکامی سے ابھری نکھری نکھری شان

ابوالاقبال

اغیار کو تم اپنا بناؤ تو بات ہے

ہمدم ہمیں کچھ آج سناؤ تو بات ہے — موتی حقیقتوں کے لٹاؤ تو بات ہے
بچھڑے ہوئے دلوں کو ملاؤ تو بات ہے — اجڑے ہوئے گھروں کو بساؤ تو بات ہے
وہ میکشی بھی کیا کہ ہوں اپنے بھی ہوش گم — پی کر جہاں کو ہوش میں لاؤ تو بات ہے
چن چن کے گلستانِ جہاں کے حسین پھول — گلدستۂ حیات سجاؤ تو بات ہے

ہے زندگی وہی جو ہو اوروں کے واسطے
دکھ درد دوسروں کے بٹاؤ تو بات ہے

ہنستے ہوئے دلوں کو رلانا نہیں کمال — جو رو رہے ہیں ان کو ہنساؤ تو بات ہے
اپنوں پہ مہر و لطف تو اک رسم عام ہے — اغیار کو تم اپنا بناؤ تو بات ہے
کانٹے کسی کی رہ میں بچھانا گناہ ہے — کانٹوں کو راستے سے ہٹاؤ تو بات ہے
کھلتے ہوئے گلوں کو مسلنا تو ظلم ہے — جو بن کھلے ہیں ان کو کھلاؤ تو بات ہے
بزم جہاں مہکتی رہے جس سے تا ابد — گلشن میں ایسے پھول کھلاؤ تو بات ہے

جلتے ہوئے چراغ بجھائے تو کیا کیا
بجھتے ہوئے چراغ جلاؤ تو بات ہے

کشتی کسی کی سیلِ ضلالت کی زد میں ہے — بڑھ کر اسے کنارے لگاؤ تو بات ہے
جو کام لے رہا ہے خدا ہم سے آج کل — اس میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ تو بات ہے
تشنہ لبوں کے پاس پہنچ کر نگر نگر — تم جام ان کے منہ سے لگاؤ تو بات ہے

مانا کہ روٹھنے میں ہو مشاق و طاق تم
روٹھے ہوؤں کو کاش مناؤ تو بات ہے

محمد صدیق امرتسری

تبدیلی فون نمبر

	سابقہ نمبر	نیا نمبر
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	652	212252
محترم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب	578	211168
محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت (گھر)	-	212185
دار الضیافت	479	212479
مکرم مولوی بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ	-	211118
خلافت لائبریری	437	212437
مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (انچارج خلافت لائبریری) گھر	716	212416
مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب (گھر)	511	212411
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (دفتر)	648	212349
مکرم خالد محمود الحسن بھٹی (گھر)	328	212328

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

میرا اپنا یہ خیال ہے گو یہ خیال ایک ذاتی نظریہ ہے کہ جس وقت کوہ سینا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت موسیٰؑ کو بشارت دی گئی (دیکھو استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸) اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان نبی میرے بعد پیدا ہونے والا ہے تو ان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کون سی تجلی ہوگی جو اس نبی پر ظاہر کی جائے گی۔ جس پر انہوں نے عرض کیا رب ارنی انظر الیک ذرا مجھ پر بھی وہ محمدی ﷺ تجلی ظاہر فرما تاکہ میں بھی تو دیکھوں کہ اس پر تو کس شان سے ظاہر ہو گا۔ اس کا انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اپنے مناسب حال ہی تجلی دیکھ سکتا ہے۔

میرے اس بیان کی تائید اس سے بھی ہو جاتی ہے کہ حضرت موسیٰؑ اس سے پیشتر روحانی تجلی دیکھ چکے تھے۔ جیسا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ("یقیناً میں تمہارا رب ہوں پس اپنے جوتے اتار دے تو اس وقت مقدس وادی طویٰ میں ہے") پھر جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تجلی دیکھ چکے تھے تو ان کے اس قول کے کیا معنی ہوئے کہ اے اللہ مجھے اپنا آپ دکھا۔ اگر اس کے یہ معنے کئے جائیں کہ پہلے روحانی تجلی دیکھی تھی۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتے تھے۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ جیسے برگزیدہ نبی کو بیوقوف قرار دیا جائے (ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں) کیونکہ کسی کا یہ کہنا کہ اسے خدا تو مجھے مجسم ہو کر نظر آ نادانی کی بات ہے۔ اور یہ بات حضرت موسیٰ کی طرف ہرگز منسوب نہیں ہو سکتی۔ پس یہ رویت کی درخواست روحانی ہی قرار دی جا سکتی ہے اور چونکہ موسوی تجلی پہلے ان پر ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جو خواہش انہوں نے کی تو وہ کسی اور رویت کے لئے تھی۔ اور چونکہ اس درخواست سے معاً پہلے انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی تھی میں یہی قیاس کرتا ہوں کہ یہ درخواست ان کی محمدی ﷺ تجلی کے دیکھنے کے بارہ میں تھی۔ جس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا۔ تو مجھے اس صورت میں نہیں دیکھ سکتا جس صورت میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھنا ہے۔ کیونکہ اس کے دیکھنے کے لئے محمدی ﷺ مرتبہ کی ضرورت ہے جو تجھے حاصل نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ تو مجھے دیکھ نہیں سکتا تھا کہ کہ پھر اللہ تعالیٰ نے وہ جلوہ دکھایا چنانچہ موسیٰؑ نے دیکھ لیا کہ واقعہ میں وہ اس جلوہ کے مطابق ظرف نہ رکھتے تھے۔ اس وجہ سے وہ اس جلوہ کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت موسیٰؑ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ کے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ کشف دکھایا۔ اور اس کشف کا خضر میرا محمد ﷺ ہی ہے جس کے ساتھ چلنے کی موسیٰ کو طاقت نہ تھی" اور جب موسیٰ نے اس نوجوان سے کہا" فتیٰ کے متعلق روایات میں لکھا ہے کہ وہ یوشع بن نون تھے کوئی تعجب نہیں کہ کشف میں حضرت موسیٰ نے ان کو ہی ساتھ دیکھا ہو لیکن میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ دوسرا شخص حضرت عیسیٰؑ تھے۔ جنہوں نے موسوی سلسلہ کے سفر کے آخری دور میں قوم کی رہنمائی کرنی تھی۔ اور گویا موسوی سفر کا اختتام ان کی معیت میں ہونا تھا۔

اس کا ثبوت میرے نزدیک اس آیت سے بھی ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں یہ ذکر نہیں کو موسیٰ گھر سے ایک نوجوان کو لے کر چلے بلکہ خود ان کے چلنے کا بھی ذکر نہیں۔ ذکر ہے تو یہ کہ موسیٰ نے اپنے آپ کو سفر کی حالت میں دیکھا اور اس وقت ان کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ انہوں نے اس نوجوان سے کہا کہ جب تک میں مجمع البحرین تک نہ پہنچ جاؤں میں اپنا سفر ختم نہ کروں گا۔ خواہ مجھے صدیوں تک ہی کیوں نہ سفر کرنا پڑے زمانہ کے لئے جو لفظ اس آیت میں استعمال ہوا ہے وہ حقب کا ہے اور یہ لفظ حقب کی جمع ہے حقب کے معنے اسی سال یا اس سے زیادہ سالوں کے ہوتے ہیں در حقیقت یہ لفظ عربی میں صدی کا قائم مقام ہے پس حقب جو جمع ہے اس کے معنے ہوئے صدیاں مگر بعض دفعہ اس لفظ کو ایک سال یا کئی سال کے لئے بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ اگر یہی معنی لئے جائیں تو بھی آیت کے معنے یہ ہوں گے کہ سالوں چلتا جاؤں گا۔ یا یہ کہ دسیوں سال چلتا چلا جاؤں گا۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کا امت سے سالہا سال تک جدا رہنا عقل کے خلاف ہے۔ بلکہ خود نبوت کی ضرورت کو مشتبہ کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ ہجرت کرنی پڑی تو آپ نے مکہ سے صحابہؓ کو وہاں بھجوا دیا۔ اور پھر خود مدینہ میں بھی آپ پر ایمان لانے والے موجود تھے۔ پس حضرت موسیٰ نے اگر سالہا سال کہا ہے تب بھی یہ ثبوت ہے کہ یہ کشف تھا اور اگر صدیوں کہا ہے اور میرے نزدیک یہی کہا ہے تو پھر تو یہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ ان الفاظ کو موسیٰ کے منہ سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ موسیٰ کا روحانی سفر یعنی ان کی امت کا زمانہ صدیوں تک ممتد چلا جائے گا۔

میرے نزدیک اس فقرہ کے اس جگہ بیان کرنے کی بھی ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ موسوی سفر کی اس منزل میں جہاں کہ فتیٰ آپ کے ساتھ شامل ہونا مقدر تھا۔ ایک حصہ قوم میں یہ خیال پیدا ہونے والا تھا کہ اب موسیٰ کا سفر ختم ہو گیا۔ اب اس نوجوان یعنی حضرت عیسیٰؑ کا سفر شروع ہو گا۔ یعنی بعض لوگوں میں یہ شبہ پیدا ہونے والا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے موسوی شریعت ختم ہو گئی اور حضرت عیسیٰؑ نے نیا دین جاری کیا ہے۔ ان الفاظ میں اس شبہ کا ازالہ کیا ہے۔ اور موسیٰ کے منہ سے یہ کہلوایا ہے کہ اس نوجوان کے ملنے سے حضرت موسیٰ کا سفر ختم نہیں ہوتا بلکہ مجمع البحرین پر یعنی ظہور محمد صلعم کے زمانہ پر جا کر ختم ہو گا۔ گویا عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور پر کسی نئے دین کا اجراء نہیں ہو گا بلکہ وہ موسوی دین کی تائید کریں گے اور موسیٰ کے سفر کو ختم کرنے والے نہ ہوں گے بلکہ موسیٰ کی نیابت میں ان کے سفر کو پورا کریں گے۔

خود حضرت مسیح علیہ السلام نے اس امر کی تصدیق کی ہے۔ فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔

(متی ۵/۱۷)

اس کشف سے معلوم ہوتا ہے یا تو حضرت موسیٰ نے جب یہ کشف دیکھا تو اس کا شروع ہی یہ تھا کہ گویا وہ ایک راستہ پر ایک نوجوان کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور منزل مقصود نہ ملنے پر حیران ہیں یا یہ کہ اس سے پہلے بھی حصہ کشف کا تھا۔ جس میں لمبے سفر کا ذکر تھا مگر اس کو بے ضرورت سمجھ کر قرآن کریم نے چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ وہی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ جب تک مجمع البحرین تک یہ جا پہنچوں چلتا چلا جاؤں گا۔ خواہ صدیاں چلنا پڑے۔ جو ایک عرصہ تک راستہ تلاش کر کے حیران ہو رہا ہو۔ کہ منزل مقصود کہاں گئی۔ میرے نزدیک یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ نوجوان حضرت مسیح تھے جو موسوی سفر کے اختتام کے قریب آکر حضرت موسیٰ کو ملے اور پھر اس روحانی سفر میں ان کے ساتھ ہمرکاب ہو گئے۔

میاں محمد ابراہیم

زور دعا

حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب پر میرا جو مضمون ۲۔ ستمبر ۱۹۹۳ء کے الفضل میں چھپا ہے۔ اس میں ضمناً میرے دیگر دو ایک رفقاء کار کا ذکر خیر بھی آگیا ہے۔ ان میں سے چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (جو بعد میں میرے سیکنڈ ماسٹر بھی بنے) کے متعلق بطور خاص میں کچھ باتیں اس خیال سے لکھ رہا ہوں کہ موجودہ نسل کو پتہ چلے کہ ان سے پہلی نسلوں کے بزرگ کس شان کے عبادت گزار بندے تھے نیکی اور تقویٰ کے پتلے۔ انتہائی فرض شناس اور ذمہ داری کو عبادت سمجھ کر ادا کرنے والے! پڑھاتے تو دل وجان سے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جو ذمہ داری سلسلہ نے انہیں سونپ رکھی تھی اس کو لگن اور جذبہ سے ادا کرتے لیکن کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ کوئی الجھن آپڑے۔ تو صرف دعا ہی ان کا سہارا تھا۔ دعاؤں کو معمول بنانا ان کا خاصہ تھا۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ ریاضی پڑھاتے تھے۔ بہت محنتی تھے۔ سبق پوری لگن سے تیار کر کے آتے۔ جیومیٹری۔ ریاضی۔ میں خاص طور پر طاق تھے۔ نیا مسئلہ سمجھانا ہوتا۔ تو درس و تدریس شروع کرنے سے پہلے کلاس کو کہتے کہ آؤ کام شروع کرنے سے پہلے دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مسئلہ سمجھانے کی اور تمہیں اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ دعا ہوتی۔ استاد اور شاگرد ہاتھ اٹھا کر اپنے رب کے حضور دعاء استعانت کرتے پھر ریاضی کا مسئلہ شروع ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس طریق تدریس میں برکت ڈالتا اور کلاس ترقی کی منازل طے کرتی جاتی۔ یہاں تک کہ میٹرک کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سبھی طلباء کامیاب ہو جاتے۔ چوہدری صاحب موصوف کی دعا ہی تھی جو قبولیت حاصل کر کے طلباء کو کامیاب کرا دیتی۔ در حقیقت دین حق کا تقابلی تجزیہ کرتے رہنا اس زمانہ کے اساتذہ کا چاہے وہ کوئی بھی مضمون پڑھاتے ہوں۔ خاص مشغلہ تھا۔ وہ تاریخ جغرافیہ کا مضمون بھی پڑھاتے۔ تو دین حق کی دیگر مذاہب پر فوقیت کا درس ضرور دیتے۔ ایسے ہی بزرگوں میں حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق سردار مہر سنگھ) ایک ممتاز شخصیت تھے جنہوں نے احمدیت قبول کی تو امتحان سے ایک روز پیشتر مغرب کی عبادت کے وقت، معین طور پر انہیں خیال آیا۔ کہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد باجوہ

حضرت نواب محمد الدین صاحب

حضرت نواب چوہدری محمد الدین صاحب باجوہ ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ کئی ہندوستانی ریاستوں میں وزیر رہے۔ تقسیم ملک سے قبل ہندوستان کے ایوان بالا کونسل آف سٹیٹ کے ممبر بھی رہے۔ جب میں ۱۹۴۹ء میں انگلستان سے واپس آیا تو حضرت امام جماعت الثانی نے مجھے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا۔ حضور کا قیام اور دفتر رتن باغ لاہور میں تھا۔ کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے برآمدہ کے بائیں کونے میں پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر تھا۔ کمرہ چھوٹا سا تھا۔ ملنے والے احباب کمرہ کے باہر برآمدہ میں لکڑی کے بنچوں پر بیٹھے رہتے تھے۔

حضرت نواب صاحب بلاناغہ ہر روز آتے اور ظہر تک بنچ پر بیٹھے رہتے اور 'عبادت' کے بعد اپنے گھر واپس چلے جاتے۔ آپ ان دنوں اپر مال پر سر محمد نواز خان صاحب آف کوٹ فتح خان کی کوٹھی میں رہتے تھے۔ ایک دن میں نے جرأت کر کے دریافت کیا کہ آپ ہر روز بغیر کسی کام کے یہاں بیٹھے رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا میں آجاتا ہوں شاید حضور کسی وقت یاد فرمالیں اور گھر سے آنے میں دیر ہو جائے۔

حضرت نواب صاحب کی عظمت اور انکسار کے ایک واقعہ نے میرے قلب پر نہ مٹنے والے نقوش ثبت کئے ہیں جو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک دن ظہر سے فارغ ہو کر حضرت نواب صاحب نے مجھے فرمایا میرے ساتھ آؤ گھر چلیں۔ میں ان کی کار میں بیٹھ گیا۔ کار رتن باغ کے احاطہ سے باہر نکلتی ہوئی ابھی آدھی گیٹ سے باہر تھی اور آدھی اندر کہ ایک شخص نے ہاتھ دیا کار وہیں رک گئی۔ حضرت نواب صاحب نے شیشہ اتار کر دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کے ساتھ فلاں کام ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا ڈپٹی کمشنر کون ہے۔ اس نے جواب دیا میں نہیں جانتا۔ نواب صاحب نے اپنے ڈرائیور حافظ ملک احمد خاں صاحب سے کہا بستہ دیں۔ ایک بستہ جس میں ضروری کاغذات اور لکھائی کا سامان ہوتا (آجکل کا بریف کیس) نواب صاحب کے ساتھ ہی کار میں رکھا ہوتا تھا۔ نواب صاحب نے ایک اچھا سا پیڈ نکالا۔ ڈپٹی کمشنر کے نام خط لکھا اس کے ساتھ اپنا ایک تعارفی کارڈ لگایا اور لفافہ بند کر کے یہ فرماتے ہوئے دے دیا

کہ اصل حاجت روا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے میں بھی دعا کروں گا آپ بھی کریں اور میری یہ چٹھی ڈپٹی کمشنر صاحب کو جا کر دے دیں۔ وہ شخص دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

راستہ میں میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا اس شخص کو آپ نہیں جانتے۔ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو نہ آپ جانتے ہیں نہ یہ شخص تو کام کیسے ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ کام تو خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے انسان تو محض واسطہ ہوتا ہے یہ شخص بغیر کسی سفارش یا تعارف کے میرے پاس آگیا میں اسے مایوس کیوں کرتا۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کے دل میں یہ ڈال دے کہ محمد الدین کوئی شریف آدمی ہے جس نے بغیر تعارف اور واقفیت کے پورے اعتماد کے ساتھ سفارش کی ہے یہ رد نہ کرنی چاہئے اور اور اس طرح غریب آدمی کا کام بن جائے اور پھر اپنا ایک واقعہ سنایا۔ فرمایا:-

"میں ان دنوں ریاست مالیر کوٹلہ میں ایک اعلیٰ عہدہ پر تھا۔ ہم سب بھائیوں کو ضلع لائلپور کی نو آبادی میں زمین مل چکی تھی سوائے ایک بھائی غلام علی کے۔ اس بھائی نے مجھے خط لکھا کہ فلاں تاریخ کو فلاں بنگلہ میں زمین تقسیم ہوگی آپ آئیں اور میرے لئے کوشش کریں۔ میں لائلپور کے لئے روانہ ہوا جب لائلپور قریب آیا تو ریل گاڑی میں ہی لباس تبدیل کیا اور ریاستی سرکاری لباس پہن لیا اس خیال سے کہ انگریز ریاستوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ جب گاڑی اسٹیشن پر رکی تو ایک قلی اندر آکر میرا سامان اٹھانے لگا۔ میں نے پوچھا میاں آپ کا کیا نام ہے اس نے جواب دیا رحمت علی۔ میں نے کہا میاں رحمت علی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بھی رحمت کر دے۔ میں باہر نکلا میرا بھائی غلام علی پلیٹ فارم پر موجود تھا۔ سامان ویٹنگ روم میں رکھا اور ٹانگہ پر اس بنگلہ کے لئے روانہ ہوا۔ ایک انگریز افسر۔ وہاں زمین تقسیم کر رہا تھا میں ریاستی سرکاری لباس میں پیش ہوا میرا خیال تھا کہ میرے لباس سے وہ مرعوب ہو گا مگر اس نے درخواست منظور نہ کی۔ ہم واپس آگئے میں نے اپنے بھائی کو تسلی دی کہ ضلع سیالکوٹ میں ہماری جدی اراضی بہت تھوڑی ہے اب ہم اس کے مقابلہ میں بہت زیادہ اراضی کے مالک ہیں پہلے بھی گذارہ ہو رہا ہے آئندہ بھی

ہوتا رہے گا اور جو اراضی مل چکی ہے وہ آپس میں تقسیم کر لیں گے۔ مگر مجھے یہ خیال بار بار آتا تھا کہ صبح پہلا آدمی رحمت علی نام کا ملا تھا شاہانہ ریاستی لباس بھی تھا پھر کیوں کام نہیں ہوا۔

مالیر کوٹلہ واپس جانے کے لئے سامان پلیٹ فارم پر رکھ کر میں گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا کہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ادب سے سلام کیا میں نے جواب دیا۔ دوسری دفعہ ادھر گیا تو پھر اس نے سلام کیا میں نے جواب دیا مگر کوئی بات نہ کی۔ جب تیسری دفعہ گیا تو اس نے پھر سلام کیا اور ساتھ ہی کہا جناب نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں نے سلام کا جواب دیا اور نہ پہچاننے پر معذرت کی۔ اس نے تعارف کراتے ہوئے ہنس راج (یا ہنس لعل مجھے یاد نہیں رہا) نام بتایا اور کہا کہ فلاں سال آپ کی پیشی میں پٹواری تھا۔ میں نے اس کے بال بچوں کا حال پوچھا اور اسے بھول جانے پر پھر معذرت کی۔ اس نے پوچھا آپ آجکل کہاں ہیں اور کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے مالیر کوٹلہ بتا کر اپنے آنے کی غرض بتائی۔ اس نے کہا آپ تو گاڑی کے انتظار میں ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میرا کام نہیں ہوا واپس جا رہا ہوں۔ اس نے کہا کیا ایک دن آپ رک سکتے ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں ریاستی سرکاری لباس پہن کر بڑی امید سے اس انگریز افسر کو ملا تھا مگر وہ نہیں مانا۔ اب ٹھہرنے کا کیا فائدہ۔ اس نے کہا آپ اتنی دور سے تشریف لائے ہیں میں ایک معمولی آدمی ہوں مگر میرے کہنے پر ایک دن اور ٹھہر جائیں۔ اس کے اصرار پر میں رک گیا۔ سامان ویٹنگ روم میں رکھوا دیا۔ اگلے دن صبح سویرے ہی وہ پٹواری تانگہ لے کر آگیا اور مجھے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ اس دن کسی اور بنگلہ میں اراضی تقسیم ہونے کا پروگرام تھا ہم وہاں گئے۔ وہ پٹواری مجھے انتظار کے لئے کہہ کر اندر گیا اور واپس آکر اراضی تقسیم کا حکم نامہ میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں بڑا حیران ہوا کہ میں ریاست مالیر کوٹلہ کا اعلیٰ عہدیدار اور یہ پٹواری۔ مگر میرے نفس نے مجھے ملامت کی کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی بجائے ریاستی سرکاری لباس پر تکیہ کیا جو کام تمہارا سرکاری عہدہ اور سرکاری لباس نہ کروا سکا ایک معمولی پٹواری نے کروا دیا۔ میں نے بہت بخشش مانگی اور اس دن سے لے کر آج تک کبھی کسی دنیاوی سہارے سے ٹیک نہیں لگائی جو مانگا ہے اپنے پروردگار سے مانگا ہے۔ اس پٹواری نے مجھ پر ضرور احسان کیا۔

آپ نے فرمایا جب خدا تعالیٰ رجوع

باقی ص ۷ پر

یاد رفتگان ــــــ غزالہ مسعود۔ کراچی

میرا بیٹا وقار احمد

اہل ربوہ تو خوب اچھی طرح سے اس نام سے واقف ہوں گے۔ ۱۰/ جولائی ۱۹۹۳ء کو ہمارا پیارا بیٹا جو نصرت جہاں اکیڈمی میں ربوہ میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ربوہ کے سوئمنگ پول میں نہاتے ہوئے اللہ کو پیارا ہو گیا۔

وقار احمد ہمارا بہت ذہین 'لائق اور نیک بیٹا تھا۔ ہمیں ربوہ شفٹ ہوئے ابھی صرف دو ماہ ہوئے تھے۔ ہم نے پندرہ سال کراچی شہر میں گزارے۔

وقار احمد کراچی میں کافی ہائی سٹینڈرڈ سکول میں پڑھتا تھا۔ ہر سال اپنی ذہانت اور قابلیت سے اول پوزیشن حاصل کرتا اور ڈھیروں انعام گھر لے کر آتا۔ ہم نے کبھی اسے نہیں پڑھایا تھا اور نہ ہی ہمیں کبھی یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم اسے کہیں کہ وہ پڑھے۔ بڑی فکر سے ہمیشہ وہ اپنی پڑھائی کرتا تھا۔ اس کی کلاس میں ایک لڑکا جو ہمیشہ سیکنڈ یعنی دوسری پوزیشن حاصل کرتا تھا اس کی یہ بہت کوشش ہوتی کہ وہ وقار احمد کو ہرائے مگر اللہ کے فضل سے ہر سال وقار احمد اول پوزیشن حاصل کرتا۔ جب اس لڑکے کے والد نے یہ دیکھا کہ وقار احمد کے سیکشن میں میرا بیٹا اول پوزیشن حاصل نہیں کر سکتا۔ تو آخر اس نے کلاس ٹیچر سے کہا۔ کہ آپ میرے بیٹے کا سیکشن تبدیل کر دیں۔ کیونکہ اس سیکشن میں وقار کے ہوتے ہوئے میرا بیٹا اول نہیں آسکتا۔

ربوہ آکر تو پیارے وقار نے اپنے آپ کو نیک کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس کی یہی کوشش ہوتی کہ وہ پوری (عبادتیں بیت) میں جا کر پڑھے اور اکثر اکیلا سائیکل پر جا کر (بیت میں عبادت) کرنے جایا کرتا۔ حالانکہ ان دنوں ربوہ میں شدید گرمی تھی۔ صحیح تلفظ سے قرآن شریف پڑھنے روزانہ سامنے والے گھر میں بڑے شوق سے جاتا۔

ایک دن (بیت) سے آکر بڑی فکر سے مجھے کہنے لگا امی جان یہاں بچوں کو تو درثمین کی بہت سی نظمیں یاد ہیں مجھے تو کچھ نہیں آتا۔

وفات سے چند دن پہلے وہ درثمین کی یہ نظم یاد کر رہا تھا۔ ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹے کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام دے اور ہم سب کو صبر جمیل دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

میں بھی ایک انسان ہوں

میں ایک انسان ہوں۔ بے بس۔ مجبور۔ پچھلے وقتوں میں جب طاقتور قبائل حملہ آور ہوتے تو میرے جیسے انسان ہی ہوتے جنہیں یہ لوگ پکڑ کر لے جاتے اور غلام بنالیتے۔ میرے ماں باپ بیوی بچے قتل کر دیئے جاتے یا اگر بچتے بھی تو مجھے ان کی قسمت کا کچھ علم نہ ہوتا۔ اگر میرا مالک (میں تو سمجھتا تھا کہ مالک تو صرف خدا ہے مگر اب پتہ چلا کہ یہاں خدائی کا دعویٰ کرنے والے بہت ہیں) سخت گیر ہوتا تو میرے پاؤں میں ہروقت زنجیریں پڑی رہتیں جن کے زخم بعض دفعہ ناسور بن کر رستے رہتے اور اگر نرم دل ہوتا تو یہ زنجیریں صرف رات کو سوتے وقت پہنادی جاتیں۔ میں اپنے مالک کی اسی طرح ملکیت تھا جس طرح اس کی گائیں اور بکریاں۔ وہ ضرورت پڑنے پر مجھے آگے کسی اور کے پاس فروخت کر دیتا۔ میری شادی اگر ہوتی تو وہ بھی غلام سے خواہ غلامی سے پہلے میں اپنے قبیلہ کے سردار کا بیٹا ہی کیوں نہ ہوں۔ میرے بچے بھی میری طرح غلام پیدا ہوتے اور ساری عمر غلامی کی زندگی بسر کرتے۔ میرے کام کے کوئی اوقات مقرر نہ تھے۔ بھلا غلاموں کے بھی کوئی اوقات ہوتے ہیں ان کی اپنی کوئی اوقات نہیں ہوتی تو کام کے اوقات کیسے۔ میری کوئی تنخواہ نہ تھی۔ کسی نے غلاموں کی بھی کبھی تنخواہ سنی ہے۔ میری ضرورتوں کا تعین میں نہیں میرا مالک کرتا تھا۔ وہ ہی جو چاہتا جس قسم کا کپڑا چاہتا پہننے کو دیدیتا اور جس قسم کا کھانا وہ دینا پسند کرتا وہ ہی میری خوراک ہوتا اکثر میرے مالک کے پسندیدہ کتے کی خوراک میری خوراک سے بہتر اور اس کے سونے کی جگہ میرے سونے کی جگہ سے بہتر ہوتی اور ستم یہ کہ میں ہی ان پر نگران ہوتا اور ان کی بے آرامی کی سزا مجھے اٹھانی پڑتی۔

ہندو معاشرہ میں میں شودر کے نام سے جانا جاتا۔ جہاں میرا کام اونچی جات کی سیوا کرنا اور ان کی غلاظت اٹھانا رہ گیا تھا۔ باقی جاتی کے نزدیک مجھے مذہب کی بھی ضرورت نہ تھی اگر براہمن کا پڑھا ہوا اشلوک میرے کانوں میں پڑ جاتا تو میرے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیا جاتا۔ تعلیم کے دروازے مجھ پر بند تھے۔ مجھے تعلیم سے کیا سروکار۔ بھلا غلاظت اٹھانے کے لئے بھی کسی تعلیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے بستی سے الگ رکھا جاتا تاکہ دوسرے بھرشٹ نہ ہو جائیں۔ میرے بچے خواہ کتنے ہی ذہین اور بہادر کیوں نہ ہوں وہ کبھی براہمن یا کھشتری نہیں بن سکتے تھے۔ میری حیثیت اور کام اور کوہلو کے بیل میں فرق صرف اتنا تھا کہ بیل ہندوؤں کے لئے مقدس اور میں اپنے پاپوں کے اواگون کے چکروں میں۔

عیسائی دنیا میں ایک لمبے عرصہ تک میں اگر خوش قسمتی سے امراء کے خاندان میں پیدا ہوتا تو دنیا کے تمام عیش و آرام میرا مقدر تھے اور اگر کسی کان کن کے گھر تو میرے منہ پر کوئلوں کی سیاہی ہی نظر آتی۔ کانوں میں کام کرنے کی وجہ سے میری اوسط عمر تیس برس سے تجاوز نہ کرتی۔ میرا اندرونہ کتنا ہی صاف اور خواص والا کیوں نہ ہو میرے لئے ترقی کے زینہ پر ایک ہی لکڑی لگی ہوئی تھی جس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اس سے اوپر کی کڑیاں غائب تھیں مذہبی تعصب کی بناء پر میرے اوپر ملازمتوں کے دروازے بند تھے اور اسی تعصب کی وجہ سے بعض دفعہ زندہ جلا دیا جاتا۔ مجھے زنجیروں میں جکڑ کر نئے دریافت شدہ ممالک میں آبادکاری کے لئے بھجوا دیا جاتا جہاں نامناسب حالات کی وجہ سے میرے ساتھی مکھیوں کی طرح ہلاک ہوتے۔

اسلامی دنیا کی کیا بات کروں۔

یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری میں تمہارے لئے اہرام جیسے عظیم الشان مقبرے اپنے خون سے تعمیر کئے تمہارے فرعونوں کے ساتھ ان کے اگلے جہاں میں خدمت کے لئے زندہ دفن ہوا۔ تمہارے لئے ملکوں کو فتح کیا۔ تمہارے آرام اور دولت کے لئے نہریں کھودیں۔ فرہاد تو یوں ہی نام پا گیا اسے تو محبت نے مجبور کیا تھا مگر مجھے کتنے نفلوں کا ثواب مل رہا تھا جب تمہارے ایک سوکھے ہوئے ٹکڑے اور پانی کے پیالے پر دن رات جت کر دریاؤں کو پھاڑ کر پانی لایا۔ تمہارے غیر آباد خطے ہزاروں لاکھوں جانوں کا نذرانہ دے کر آباد کئے۔ کیا اب بھی تمہاری اقتدار کی بھوک ختم نہیں ہوئی۔

صدیوں کی جدوجہد کے بعد میرا جسم تو غلامی سے آزاد ہو گیا مگر اب میرے ضمیر پر۔ میری فکر پر پابندیاں اور بیڑیاں ڈال دی گئی ہیں۔ مجھے جینے کا حق کب دو گے؟ میں بھی تمہاری طرح گوشت پوست کا انسان ہوں۔ میرے اندر بھی دل دھڑکتا ہے۔ میرا دل بھی خدا کا عرش ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے دماغ سے نوازا ہے۔ مجھ میں بھی فیصلہ کی قوت ہے۔ میں اپنے لئے برے بھلے کی تمیز کر سکتا ہوں۔ میرا بھی ایک مذہب ہے گو تم سے مختلف سہی۔ لیکن تمہیں مذہب کی ٹھیکہ داری کس نے سونپی ہے۔ تم میرے لئے کیوں مذہب تجویز کرتے ہو۔ کیا خدا مجھے حق نہیں دیتا کہ میں جو مذہب چاہوں اختیار کر سکوں؟ میرے اوپر ملازمتوں کے دروازے کیوں بند کر رکھے ہیں۔ تم خیالات پر کیوں پہرے بٹھاتے ہو۔ کیا تم بھی یہ قبول کرلو گے کہ کوئی اور تمہارے لئے مذہب تجویز کرے۔ اگر نہیں تو پھر جو تم خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے ہو۔ تمہارے ہی بھائی بند دوسرے ایسے ممالک میں رہتے ہیں جہاں وہ اقلیت میں ہیں کیا وہاں کی اکثریت کو یہ حق دیتے ہو کہ وہ تمہارے بھائی بندوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے پر مجبور کریں۔ کیا اکثریت ہی طاقت ہے۔ کیا تم جنم دن سے اکثریت میں تھے؟ جب تم اقلیت میں تھے تو جو مظالم تم پر روا رکھے گئے کیا وہ جائز تھے۔ کیا تم ان کا بدلہ اب اقلیتوں سے لے رہے ہو حالانکہ وہ تو معاف کر دیئے گئے تھے۔

یہ زنجیریں بھی ایک دن ٹوٹ جائیں گی۔ پھر میں حقیقی طور پر آزاد ہو جاؤں گا۔ ویسا آزاد جیسا کہ میرے خالق نے مجھے چاہا تھا کہ میرا جسم میری فکر آزاد ہو اور جو میں چاہوں دوسروں کے حقوق پامال کئے بغیر اپنے لئے پسند کر سکوں اور بلا خوف و خطر اس پر عمل کر سکوں۔

سید سجاد احمد

بولیوں کی تعلیم

آج کل الفضل میں املاء۔ انشاء سے متعلق مضامین آرہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے بھی زبانیں خاص طور اردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اسی سلسلہ میں "بولیوں کی تعلیم" پر ایک مضمون لکھا ہے جو پیش ہے یہ ایک بسیط موضوع ہے لیکن الفضل کے لئے اسے مختصر مختصر لکھا ہے حروف کی ماہیت پر بھی ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ جو اللہ نے چاہا تو جلد پیش خدمت کروں گا۔

مکرم مالک رام صاحب کے متعلق عزیزم یوسف سہیل شوق کا معلوماتی مضمون پڑھا مجھے یاد ہے ۴۵ء میں یا ۴۶ء میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب سے قادیان میں ان کی خط و کتابت تھی جو کسی کاروبار یا سپلائی وغیرہ کے سلسلہ میں تھی۔ میں نے مالک رام صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط بھی دیکھا تھا جس کی عبارت شستہ اور تحریر خوبصورت تھی۔ حضرت نواب صاحب نے ڈاک کے لفافہ پر مالک رام صاحب کا نام و پتہ لکھا میں نے حضرت نواب صاحب سے دریافت کیا کہ یہ تو ہندو معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت نواب صاحب نے جواباً فرمایا۔ نام تو ان کا مالک رام ہے لیکن یہ بڑے مخلص احمدی ہیں۔

برادرم پروازی صاحب نے اپنے کسی مضمون میں مالک رام صاحب کا ذکر کیا تھا اور ملک احمد حسن صاحب رہتاسی کے متعلق بتایا تھا کہ یہ جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر حسن رہتاسی صاحب نہیں تھے بلکہ کوئی اور صاحب تھے۔ ویسے بھی حسن رہتاسی صاحب تو جہاں گردتھے وہ کہیں ایک جگہ ٹک کر نہیں رہ سکتے تھے قادیان میں میں نے ان کو دیکھا ہے۔ وہاں بھی وہ ہمیشہ گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ اور اکثر قادیان سے باہر بھی آتے جاتے رہتے تھے، لیکن انہیں قرار کسی جگہ نہ تھا۔ گویا یہ حال تھا کہ

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر اس کا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند

خداتعالیٰ ہمیشہ آپ کو خوش رکھے کہ آپ الفضل کے ذریعہ روزانہ نہ جانے کتنوں کو خوشیوں سے ہمکنار کرتے ہیں۔

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ۔ آپ کا مخلص سید سجاد احمد ۲/۱۵ دارالرحمت وسطی ربوہ

خالق کائنات نے انسان کو پیدا کیا اسے قوت بیانیہ عطا فرمائی اور اشرف المخلوقات بنایا ارشاد باری ہے

"اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے قوت بیانیہ عطا فرمائی" (الرحمٰن)

یہاں نطق کی بجائے بیان کا لفظ ہے۔ جس میں زیادہ وسعت ہے نطق میں صرف گویائی ہے لیکن بیان میں گویائی۔ تحریر اور اشارات شامل ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیانیہ عطا فرمائی فصاحت و بلاغت بخشی اور اس کے اظہار کے طریق اور اشارات سکھائے اور ایسی قوت و استعداد ودیعت کی کہ وہ اپنا مافی الضمیر باحسن وجوہ ادا کر سکے فرمایا:۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۴

"وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا' قوت بیانیہ اور قلم ذریعہ بنے حروف کی ادائیگی کا۔ قلم سے حروف کو متشکل کر کے احاطہ تحریر میں لایا گیا اور قوت بیانیہ نے انہیں نطق کے ذریعہ لہجہ عطا کیا اسی طرح الفاظ کا سلسلہ جاری ہوا۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ابتداء میں جب خدا نے انسان کو پیدا کیا۔ اس وقت بذریعہ الہام بولیوں کی تعلیم کرنا ایسا امر تھا کہ جس میں دونوں طور کی شرائط موجود تھی۔ اول ذاتی قابلیت پہلے انسان میں جیسا کہ چاہئے الہام پانے کی موجود تھی دوسری ضرورت حقہ بھی الہام کی مقتضی تھی۔ کیونکہ اس وقت بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی آدم کے لئے رفیق شفیق نہ تھا۔ کہ جو ان کو بولنا سکھاتا۔ پھر اپنی تعلیم سے شائستگی اور تہذیب کے مرتبہ تک پہنچاتا....... آدم کے لئے بجز ایک خدا کے اور کوئی نہ تھا جو اس کو بولی سکھاتا اور ادب انسانیت سے ادب آموز کرتا۔ اس کے لئے بجائے استاد اور معلم اور ماں باپ کے اکیلا خدا ہی تھا جس نے اس کو پیدا کر کے آپ سب کچھ اس کو سکھایا" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۴ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

پھر فرمایا:۔ یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ ہر اک بولی انسان ہی کی ایجاد ہے بلکہ بکمال تحقیق ثابت ہے کہ موجد اور خالق انسان کی بولیوں کا وہی خدائے قادر مطلق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو پیدا کیا اور اس کو اسی غرض سے زبان عطا فرمائی کہ تا وہ کلام کرنے پر قادر ہو سکے۔" (براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۳۰۵ تا ۳۰۷)

بولنے یعنی گویائی کے لئے تعلیم دینا اور سکھانا بھی ضروری ہے اگر ایک بچے کو پیدائش کے بعد بالکل الگ تھلگ رکھا جائے تو وہ بڑا ہو کر ایک لفظ تک نہیں بول سکتا ORIGIN OF MAN کا مصنف کہتا ہے۔

"یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ الفاظ کی صورت میں بولنا کوئی پیدائشی امر نہیں ہے وہ بچے جو مکمل علیحدگی اور تنہائی میں پرورش پاتے ہیں یا جو بچے جنگل میں جانوروں کے درمیان پروان چڑھے اور سوسائٹی سے الگ رہے جب وہ برآمد ہوئے تو گویائی سے یکسر محروم تھے" (Origin of Man Page 33)

ابو البشر حضرت آدم کو بیان اور بولی حروف کے ذریعہ سکھائی گئی۔ حروف کیا ہیں ان کی اہمیت کیا ہے اور قلم اور قوت بیانیہ نے انہیں کہاں سے حاصل کیا اور کس طرح انسان کو اس کا علم دیا گیا۔ یہ ایک علیحدہ موضوع ہے اس پر پھر کبھی روشنی ڈالی جائے گی۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب المعظر میں تحریر فرمایا ہے کہ سب سے پہلی زبان جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اترے وہ عربی تھی۔ زمانہ دراز کے بعد تحریف ہو کر سریانی ہو گئی اور سریانی ملک سوران سے منسوب ہے اور ملک سوران ایک جزیرہ تھا۔ جس میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم طوفان سے پہلے رہا کرتے تھے۔

پس اس میں کوئی کلام نہیں کہ عربی ام الالسنہ سب سے قدیم اولین زبان اور تمام دنیا کی زبانوں کا منبع و ماخذ ہے یہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائی اور اس کے اسرار و رموز پہلی دفعہ ان پر ظاہر ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے اسماء کا علم بخشا" (البقرہ) حضرت امام جماعت الثانی ..... کبیر جلد اول صفحہ ۳۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "..... آدم کو اسماء مسمیات کے ذریعہ سکھائے گئے تھے۔ یعنی جس زبان کا انہیں علم دیا گیا تھا اس کی بناء مسمیات اور اسماء کے اتحاد پر تھی۔ یعنی ہر چیز کا نام اس کی خصوصیات کی بناء پر رکھا گیا تھا نہ کہ بے تعلق اور بے ربط..... پس زبان سکھانے کے معنوں سے یہ مراد لی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایسی زبان سکھائی جو بے معنی اور بے ربط نہ تھی بلکہ اس کی بنیاد فلسفہ پر تھی اور اس کے تمام لفظ بامعنی تھے یا دوسرے الفاظ یہ کہ آدم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے عربی زبان سکھائی جو بعد میں دوسری زبانوں کی ماں بنی....۔"

یہ نظریہ کہ اوائل میں انسان نے تصویری زبان استعمال کی اور اشاروں سے اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی سعی کی بوجوہ قرین قیاس نہیں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی ساری ضروریات بھی پوری کیں اور تمام قوتیں اسے ودیعت فرمائیں جیسا کہ فرمایا کہ "آدم کو ہر چیز کے اسماء کا علم بخشا" اور یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔"

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔ "قرآن سے انسان کا عالم صغیر ہونا ثابت ہے...... تقویم عالم کی متفرق خوبیوں اور حسنوں کا ایک حصہ انسان کو دے کر بوجہ جامعیت جمیع شمائل و شیون عالم اس کو احسن ٹھہرایا گیا ہے" (آئینہ کمالات ..... صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱ حاشیہ)

ایک اور خیال کہ تصویری زبان سمٹ کر علامتوں میں ڈھل گئی اور علامتوں نے کسی خط (یعنی تحریر یا حروف وغیرہ) کا روپ دھار لیا بھی واقعات کے خلاف ہے کیونکہ جب اوائل سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان (نطق گویائی علم کلام) عطا فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام پر حروف تہجی القاء ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی تصدیق فرمائی تو پھر یہ قیاس درست قرار نہیں دیا جا سکتا کہ تصویری زبان علامتیں بن گئی اور علامتوں نے حروف کی شکل اختیار کر لی وغیرہ ذالک ہو سکتا ہے کہ نوادرات و عجائبات کا شوق رکھنے والے کسی زمرہ نے محض تفنن طبع کی خاطر ایسا کوئی فن ایجاد کر لیا ہو بہت سے مورخین اور اہل تحقیق نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ دنیا کی تمام بولیاں (یعنی زبانیں) پہلے بولی جاتی تھیں یعنی قیل و قال۔ اظہار بیان گفتگو اور کلام کا مقصد و مدعا پورا کرتی تھیں۔ کتابت تحریر یا لکھنا اس کے بعد آیا۔ اور ان دانشوروں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ زبان کی بقاء و جلا کا موجب فی الاصل منہ اور کان ہیں قلم اور آنکھ نہیں۔ علم اللسان کے سرتاج جیفرسن لکھتے ہیں:۔

ALL LANGUAGES ARE PRIMARILY SPOKEN AND ONLY SECONDARILY WRITTEN DOWN. SO THE REAL LIFE OF LANGUAGE IS IN THE MOUTH AND EAR, AND NOT IN THE PEN AND EYE.

Arabic The source all the languages by late sh. Mohammad Ahmad Mazhar. Page7)

(ترجمہ) تمام زبانیں اولاً" بولی جاتی ہیں اور لازماً" اس کے بعد لکھی جاتی ہیں پس ہر زبان کا اصل منبع منہ اور کان ہیں۔ قلم اور آنکھ نہیں۔

پس زبان جو کچھ بولتی ہے اور کان جو کچھ سنتے ہیں پھر آنکھوں کی مدد سے قلم سے جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ حروف کا مجموعہ ہوتا اور حروف کی ایک الگ دنیا ہے۔ جس پر پھر کبھی اظہار خیال کیا جائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ زبان (بولی) خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی گئی ہے چنانچہ فرمایا:۔

"تعلیم زبان خدا کی طرف سے ہے۔ پس الفاظ اور حروف مقررہ خدا ہی نے انسان کو سکھلائے ہیں۔ انسان نے اپنی عقل سے ایجاد نہیں کیا۔ جس بات کو انسان ایجاد کرتا ہے وہ صرف ترکیب کلمات ہے یعنی فقط یہ امر انسان کا اختیاری اور کسبی ہے کہ مضمون کو ظاہر کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایک عبارت تیار کر سکتا ہے جس میں کوئی فقرہ کسی جگہ پر کوئی فقرہ کسی جگہ پر وضع کرتا ہے اور کسی ترکیب کو کسی محل پر اور کسی ترکیب کو کسی محل پر رکھتا ہے سو یہی املا انشاء اس کا اپنی طرف سے ہوتا ہے..... اس جگہ یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہئے۔ کہ جیسے عناصر جسم انسان کے خدا کی طرف سے ہیں ایسا ہی عناصر کلام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور عناصر کلام سے مراد ہماری حروف اور الفاظ اور چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں جس پر تعلیم زبان کی موقوف ہے جیسے۔ خدا ہے۔ بندہ فانی ہے۔ رب العالمین وغیرہ یہ سب عناصر کلام ہی ہیں جو خدا نے اپنی طرف سے انسان پر ظاہر کئے ہیں...۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۸ تا ۱۰۹ حاشیہ)

حضور نے اپنی تصنیف آئینہ کمالات...... میں انسان کی پیدائش کے چھ مدارج کا ذکر فرماتے ہوئے قرآن کریم کی عبارت کے چھ مدارج کا بھی تفصیلاً" ذکر فرمایا ہے خلاصتہ" یہ کہ "جن حروف میں کوئی کلام لکھا جائے گا خواہ وہ عربی ہوں یا انگریزی یا ہندی پہلے ان کا وجود ضروری ہے سو یہ پہلا مرتبہ ہوا.... دوسرا مرتبہ کلمات کا ہے جو حروف قرارداد سے پیدا ہونگے..... تیسرا مرتبہ فقرات کا ہے... چوتھا مرتبہ کلام جامع تام کا ہے.... پانچواں مرتبہ فصاحت و بلاغت کا.... چھٹا مرتبہ.... کلام میں اثر اندازی کی ایک جان پیدا ہو جائے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے....۔" (آئینہ کمالات.... صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۹ حاشیہ در حاشیہ)

ماہر لسانیات ڈاکٹر آر جی لیتھم کا کہنا ہے کہ:۔

"درخت کی عمر کا اندازہ اس کے تنے کے غیر مرکزی دائروں سے لگایا جا سکتا ہے لیکن زبان ایک ایسی شے ہے کہ اس میں نہ تو درختوں کی طرح غیر مرکزی دائرے ہیں۔ نہ گھوڑوں کی طرح دانت۔ اور نہ ہی کسی روزنامچہ میں اس کی تاریخ پیدائش درج ہے کہ جس سے اس کی عمر کا صحیح تعین کیا جا سکے۔ اس کا سراغ لگانے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے تحقیق اور تحقیق ---- اور زیادہ تحقیق......" (اردو زبان کی قدیم تاریخ از معین الحق فرید کوٹی)

بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی رائے ہے:-

"زبان نہ کسی کی ایجاد ہوتی ہے اور نہ اسے کوئی ایجاد کر سکتا ہے جس اصول پر بیج سے کونپل پھوٹتی پتے نکلتے شاخیں پھیلتیں۔ پھل پھول لگتے ہیں اور ایک دن وہی ننھا پودا ایک تناور درخت ہو جاتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق زبان پیدا ہوتی بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہے۔" (مقدمہ قواعد اردو)

ماہر لسانیت آرجی لیتھم اور بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب اور دیگر اہل تحقیق نے اپنے اپنے خیال کے مطابق مختلف النوع آراء دی ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی قوت بیان اور زبان (بولی) کو کسی انسان کی ایجاد قرار نہیں دیا۔ اور حقیقت یہی ہے کہ "موجد اور خالق انسان کی بولیوں کا وہی خدائے قادر مطلق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کو اسی غرض سے زبان عطا فرمائی کہ تا وہ کلام کرنے پر قادر ہو سکے"

اور آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ہی ایک اور حوالہ پیش کرنے کے بعد اجازت چاہتا ہوں حضور فرماتے ہیں:-

".... عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے اور خدا کی پہلی وحی کا پہلا تخت گاہ اس لئے کہ تمام عربی خدا کا کلام تھا جو قدیم سے خدا اس کے ساتھ تھا پھر وہی کلام دنیا میں اترا اور دنیا نے اس سے اپنی بولیاں بنائیں....."

(....... اصول کی فلاسفی ص ۹۷)

بقیہ : ص ۱

اگست ۹۳ء کو ہمبرگ جرمنی میں محترمہ نصرت احمد صاحبہ سے ہوئی جو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی جرمنی کی نواسی ہے۔

ان کے نکاح کا اعلان ۱۲۔ اپریل ۹۳ء کو مبلغ بیس ہزار جرمن مارک حق مہر پر مکرم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے کیا۔

احباب سے اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۲۔ نومبر کو ڈگری کالج۔ دفتر الفضل۔ گولبازار اور احمد اکیڈمی کے راستہ پر قریباً اٹھارہ صد روپے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ رقم فرماتے ہیں:-

خاکسار کے برادر نسبتی محترم سید نجم الحق صاحب سابق امیر ضلع سکھر حال کراچی آنکھ کے علاج کے سلسلہ میں لاہور آئے ہوئے تھے کہ ۷۔ نومبر ۹۳ء ان کو شدید دل کا حملہ ہوا انہیں فوری طور پر شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اب وہ Intensive care میں ہیں۔ شوگر کی وجہ سے گردے بھی متاثر ہیں۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدائے شافی ان کو صحت کاملہ سے نوازے اور ان کو ہر قسم کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے۔ صحت اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل ڈوگر صاحب کارکن دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان گذشتہ پندرہ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

○ محترمہ منور سلطانہ ہاشمی صاحبہ زوجہ شہزادہ محمد عثمان صاحب محلہ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال ربوہ کی آنکھ کا آپریشن ڈاکٹر کے مطابق ۱۳۔ نومبر بروز ہفتہ متوقع ہے۔

○ محترمہ سیدہ شمیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم الدین احمد صدر محلہ دارالیمن غربی ربوہ کے پتے میں پتھری ہے۔ آپریشن تجویز ہوا ہے۔ جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۱۴۔ نومبر بروز اتوار متوقع ہے۔

○ محترمہ امتہ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعظیم صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ کے گلے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد صادق صفدر صاحب بھٹی لائن مین واپڈا کے والد مکرم سیف علی صاحب بھٹی ۴۔ نومبر ۹۳ء کو شام تقریباً سوا آٹھ بجے بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے۔ بیت الاقصیٰ میں جمعہ کے بعد محترم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵۔ نومبر ۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچا دیں۔

۱۔ میڈیکل آفیسر برائے شعبہ میڈیسن
گریڈ 3170-215-5750
500NPA

۲۔ ویمن میڈیکل آفیسر برائے شعبہ گائنی
3170-215-5750
500NPA

ایڈمنسٹریٹر

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم صوبیدار محمود احمد صاحب بشیر بابت ترکہ مکرم محمد بشیر صاحب)

مکرم صوبیدار محمود احمد صاحب بشیر ساکن مکان ۲/۲۳ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر ۷ ابلاک نمبر ۲۰ دارالنصر شرقی ربوہ ہم تین بھائی بہنوں کے نام منتقل ہوا تھا۔

۱۔ مکرم محمد منیر نعیم صاحب
۲۔ مکرم محمود احمد صاحب بشیر
۳۔ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ

اب مکرم محمد منیر نعیم صاحب. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا موصوف کا حصہ ہم دونوں بہن اور بھائی کے نام منتقل کیا جائے۔

۱۔ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ (بہن)
۲۔ مکرم محمود احمد صاحب بشیر (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

گمشدہ سونے کا لاکٹ

○ ایک عدد سونے کا لاکٹ مورخہ ۱۸۔ اکتوبر کو دارالصدر شمالی اور دارالضیافت ربوہ کے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

ارشاد احمد عاصی
محلہ غریب پورہ گجرات شہر

بقیہ : ص ۳

میری کلاس کو تو نصاب سے کوئی شدھ بدھ ہی نہیں۔ کل تاریخ کا پرچہ ہے۔ اس امتحان سے یہ کیسے نپٹیں گے اسی کشمکش میں عبادت شروع ہوئی۔ اور اس نیک صالح اور عابد بندہ نے خدا سے گڑگڑا کر دعا کی۔ بچے بھی مایوسی کے عالم میں سجدہ ریز ہوئے۔ آخری سجدہ میں سب کی چیخیں نکل گئیں کہ الٰہی پڑھا پڑھایا تو کچھ نہیں۔ اور صبح امتحان ہے ہمارا کیا بنے گا۔ اسی دوران حضرت ماسٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے سجدہ کی حالت میں وہ پرچہ سوالات دکھلا دیا۔ جو صبح امتحان میں آنا تھا آپ نے وہ سب سوال توجہ سے پڑھ لئے جو ان کے دل و دماغ اور نظر میں آ رہا تھا اور سلام پھیرتے ہی طلباء سے کہا کہ فوراً کاغذ پنسل لے آؤ۔ اور جو سوال میں لکھواتا ہوں۔ لکھ لو۔ طلباء نے ارشاد کی تعمیل کی۔ سات آٹھ سوال جو انہوں نے لکھوائے۔ لکھے اور رات بھر طلباء نے ان کو یاد کیا دعا کا زور دیکھیں۔ وہی سوال اسی ترتیب سے اگلی صبح پرچہ میں آئے۔ جو حضرت ماسٹر صاحب کو اس سے ایک روز پیشتر دکھلایا گیا تھا۔ حضرت ماسٹر صاحب کلاس میں غیر نصابی ایسی ہی باتیں بتلاتے تھے۔ جن سے دین حق کی دیگر مذاہب پر برتری ثابت ہوتی تھی۔ اپنی ذات میں دین حق کی یہ ایک بہت بڑی خدمت تھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت ماسٹر صاحب کے ساتھ ان کی نیت کے مطابق سلوک کرنا چاہتا تھا اور ان کو رسوائی اور طلباء کی ناکامی سے بچانا اس کا منشاء تھا اور اسی کے مطابق ان سے معاملہ ہوا۔ جو پرچہ انہوں نے آخری وقت تیار کروایا وہی امتحان میں آیا اور یہ دعا کے زور کا کرشمہ تھا۔

بقیہ : ص ۴

برحمت ہوتا ہے تو بظاہر نہ ہونے والے کام بھی ہو جاتے ہیں پھر میں اس شخص کو کیوں مایوس کرتا۔ وہ خود بھی دعا کرے گا میں بھی اس کے لئے دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید رکھوں گا۔

یہ انکسار حضرت نواب صاحب کی زندگی کا خاصہ اور امتیازی نشان تھا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو دینی اور دنیوی عظمت و اکرام سے نوازا۔ انہوں نے نیکی اور تقویٰ سے معمور دنیاوی جاہ و حشمت سے بھرپور زندگی گذاری۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اپنے مقربین میں جگہ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۱- نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷ درجے سنٹی گریڈ

○ پارلیمنٹ ہاؤس میں جو آگ لگی ہے اس سے قومی اسمبلی کا ہال' پریس گیلری' وزیٹرز گیلری اور آڈیو وڈیویل سیکشن جل کر راکھ ہو گئے۔ بارہ برس کے عرصہ میں کروڑوں روپے کی مالیت سے تعمیر ہونے والی جدید سازو سامان سے آراستہ یہ بلڈنگ جو قوم کے سب سے زیادہ بااختیار ادارے کی علامت ہے چند گھنٹوں کے اندر راکھ ہو گئی۔ نقصان کے ابتدائی تخمینہ ۱۲ سے ۱۵ کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ اس کی مرمت پر دس ماہ کا عرصہ لگنے کی توقع ہے۔ آرمی نیوی فضائیہ اور راولپنڈی اور واہ کے ۲۵ فائر بریگیڈ یونٹ سات گھنٹے تک آگ بجھانے کی جدوجہد میں مصروف رہے۔ سب سے زیادہ تباہی تیسرے فلور پر ہوئی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم آٹھویں ترمیم ہر قیمت پر ختم کریں گے۔ ایٹمی پروگرام کو رول بیک نہیں کریں گے۔ نواز شریف کے دور میں جوہری پروگرام کو روک لیا گیا تھا۔ اور نگران وزیر اعظم کے دور میں بھی یہی صورت حال رہی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ صدر فاروق لغاری ہی بنیں گے۔

○ مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ اکبر بگٹی کے دستبردار نہ ہونے کے باوجود ہم صدارتی الیکشن جیت جائیں گے۔ ایم کیو ایم نے مجھے غیر مشروط حمایت کا یقین دلایا ہے۔ بہت سے آزاد اراکین بھی میری حمایت کر رہے ہیں۔ فوج الیکشن میں غیر جانبدار رہے۔

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ میں انتخابی مہم سے مطمئن ہوں۔ صدر منتخب ہونے پر متوازن کردار ادا کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ منتخب پارلیمنٹ کو فرد واحد کے ذریعے برطرف کرنے کے اختیار کا فیصلہ پارلیمنٹ کو ہی کرنا چاہئے۔ آئین میں تبدیلیاں لانا پارلیمنٹ کا کام ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو مسئلہ کشمیر پر قوم کو امریکہ اور بھارت کے ڈر سے اعتماد میں نہیں لے رہیں۔ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے تو وہ دس منٹ بیٹھ کر اٹھ جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت نے اسلام کی خدمت کی۔ اقتصادی اقدامات کئے۔ اور نعرے لگانے والے قاضی حسین احمد کا حشر سب کے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل مسلم لیگ کا ہے۔

○ امریکی خاتون نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے پاکستان کے دورے سے واپسی پر کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے مذاکرات ضروری ہیں ان میں اگر کشمیریوں کو بھی شامل کیا گیا تو اس سے پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ چین کی طرف سے پاکستان کو میزائلوں کی فراہمی ثابت ہوئی تو مزید پابندیاں لگا سکتے ہیں ہم دونوں ممالک کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ برصغیر میں ہتھیاروں کی دوڑ سے عالمی امن کو خطرہ ہے۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ میں ایک بار پھر مسئلہ کشمیر کے بارے میں بامقصد مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔ پاکستانی نمائندے نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں بدترین دہشت گردی کر رہا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں قابض فوجیوں نے درگاہ حضرت بل کا محاصرہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ساری وادی میں کاروبار زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ دفاتر میں حاضری برائے نام ہے وادی کشمیر کی ٹریڈ یونین نے اعلان کیا ہے کہ جب تک درگاہ کا محاصرہ ختم نہیں کیا جاتا وہ کام پر نہیں جائیں گے۔ وادی میں ایندھن کی شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ سردیوں میں سرکاری دفاتر کو سری نگر سے جموں منتقل کرنے کا کام رک گیا ہے۔

○ ہفتہ کی صبح سٹیٹ بنک اسلام آباد کی بلڈنگ میں جہاں قومی اسمبلی کے اجلاس سالہا سال ہوتے رہے ہیں پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ اس میں صدر کے انتخاب کے لئے ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اب قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاسات اسی بلڈنگ میں ہونگے۔ چاروں صوبوں میں صوبائی اسمبلی کے اراکین بھی صدارتی انتخاب میں ووٹ ڈالیں گے۔

○ شمالی امریکہ کے ممالک کینیڈا میکسیکو وغیرہ کے ساتھ امریکہ کے اقتصادی سمجھوتے نافٹا NAFTA کی منظوری کے لئے امریکی صدر بل کلنٹن کانگریس کی حمایت حاصل کرنے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی صدر کا خیال ہے کہ اس منصوبے پر عمل درآمد سے امریکہ میں بے روزگاری ختم ہوگی۔ اس معاہدے پر عمل کے نتیجے میں شمالی امریکہ کے ممالک کے درمیان تجارتی رکاوٹوں کو ختم کر کے دنیا کا سب سے بڑا آزاد تجارتی علاقہ قائم کیا جائے گا۔ صدر امریکہ کے مخالفوں کے خیال میں اس سے عام شہری مفادات متاثر ہونگے۔

○ فرانس میں نو تعمیر شدہ ڈزنی لینڈ مسلسل خسارے میں جا رہا ہے۔ گذشتہ دنوں اس کا ٹکٹ بھی کم کیا گیا۔ مگر خسارے پر قابو پانے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کی طرح حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی سازش نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم حکومت میں تھے ہم نے ثابت کیا کہ حکومت کس طرح کی جاتی ہے۔ اپوزیشن میں بھی ایسا ہی نمونہ دیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے داتا دربار اور مزار حضرت بابا فرید الدین گنج شکر پر حاضری دی اور کشمیر کی آزادی کے علاوہ اپنے صدارتی امیدوار کی کامیابی کے لئے بھی منتیں مانگیں۔ اور دعائیں کیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر آگ بجھانے کے لئے رات گئے تک نگرانی کرتے رہے۔ سابق سپیکر گوہر ایوب بھی پہنچے۔ سپیکر یوسف رضا گیلانی اس واقعہ سے بہت دل گرفتہ تھے وہ لحہ بہ لحہ معلومات حاصل کرتے رہے اور ہدایات دیتے رہے۔

○ پارلیمنٹ میں آتشزدگی کے واقعے پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے بظاہر اسے حادثہ قرار دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے متعدد اراکین نے اسے تخریب کاری بھی قرار دیا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بل ٹیکس اور قرضے ادا نہ کرنے والوں کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ سابق دور میں پرائیویٹائزیشن ٹھیک طریقے سے نہیں ہوئی۔ قومی خزانہ لوٹنے والوں کے خلاف ملکی قوانین کے تحت ضرور کارروائی ہوگی۔

○ اخبارات و جرائد کی تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۔ نومبر کو ان کی تعطیل ہوگی لہٰذا ۲۰۔ نومبر کے اخبارات شائع نہیں ہونگے۔ یہ تعطیل ۱۶۔ اکتوبر کو یوم لیاقت علی پر ملتوی ہو جانے والی تعطیل کی جگہ کی جا رہی ہے۔ عام انتخابات کے باعث یہ تعطیل مقررہ تاریخ کو نہیں کی گئی تھی۔

○ چیئرمین واپڈا نے بتایا ہے کہ دسمبر میں لوڈ شیڈنگ شروع ہو جائے گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون : ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی کڑھائی' چائنیز اور کانٹیننٹل کھانے سیکھئے۔ (چھٹی بروز اتوار' سوموار)
رابطہ کے لئے.......
عطیہ اکیڈمی
۲۱/۱۱ صدر جنوبی ۲ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

امپورٹڈ بلیک اینڈ وائٹ و رنگین ٹی وی
○ ٹی وی ٹرالی ○ ٹی وی کیبنٹ
○ واشنگ مشین ○ ڈیپ فریزر
○ سوئی گیس و الیکٹرک واٹر ہیٹر
اور دیگر ہوم اپلائنسز
نقد اور آسان قسطوں پر حاصل کریں
دوکاندار حضرات کیلئے تار انٹینا ہول سیل میں دستیاب ہے نیز تبادلہ ٹی وی سہولت بھی موجود ہے
ٹی وی سنٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ بانو مارکیٹ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-250/-
عورتوں کیلئے کورس
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-
ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو سپیشلسٹ) ربوہ
فون ۷۷۱-۶۰۶

پتہ